ہمارے معیشت دانوں کو کم ہی نظر آتی ہے بھاوانی صاحب نے اس مفروضہ کا دلائل کے ساتھ ابطال کیا ہے اور بتایا ہے کہ ہمارے معاشی استحکام کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم مغرب کے پامال راستوں کو چھوڑ کر اسلام کی روشنی میں ترقی کے خطوط متعین کریں۔ اگر یہ حقیقت پسندانہ طرزِ عمل اختیار نہ کیا گیا تو پاکستان میں صورتِ احوال کی اصلاح کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

اس کے علاوہ فاضل مصنّف نے اشتراکیت اور سرمایہ داری پر بھی بحث کی ہے اور اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ اسلام کے ساتھ ان کی پیوند کاری پاکستان کو تباہی کی طرف لے جانے والی ہے بھاوانی صاحب اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں اشتراکیت کا مخالف ہوں مگر میں مغرب کی مادہ پرستانہ سرمایہ داری کا بھی اتنا ہی دشمن ہوں (جتنا کہ اشتراکیت کا)۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں نظام مغرب کی ملحدانہ تہذیب کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں اور اس بنا پر ایک تصویر کے ہی دو رُخ پیش کرتے ہیں۔ میرے خیال کے مطابق تو سچے مسلمان کو ساری مغربی تہذیب کا باغی ہونا چاہیے۔ مغربی سرمایہ داری کے لیے میری نفرت کسی طرح بھی کم نہیں۔" ص۱۰

اس کتاب میں معاشی تجربوں کے ساتھ ساتھ ایمان کی حرارت بھی محسوس کی جاتی ہے بھاوانی صاحب کے بعض خیالات سے اختلاف بھی کیا جا سکتا ہے لیکن اسے محض اس بنا پر رد نہیں کرنا چاہیے کہ اس کا مصنف اس ملک کا بہت بڑا صنعت کار رہا ہے۔ سچائی جہاں سے بھی ملے اُسے قبول کرنے میں متامل نہ ہونا چاہیے۔

معیارِ طباعت نہایت اونچا ہے۔ قیمت درج نہیں۔

ما فی الضمیر | تالیف جناب سید ضمیر جعفری۔ قیمت ۵۰ء۴ روپے۔ صفحات ۱۴۴۔ ناشر: مکتبۂ اردو ڈائجسٹ۔ لاہور۔

کتاب کے مصنف شعر و ادب کی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اُن کے دو مجموعہ ہائے کلام جزیروں کے گیت اور لہو ترنگ شائع ہو کر اہلِ علم سے خراجِ تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ مگر یہ دونوں مجموعے ان کی سنجیدہ شاعری کے نمونے ہیں۔